سوال

(867) دو عورتوں کا ایک دوسری کے بچوں کو دودھ پلانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دو عورتیں ہیں، ایک کے ہاں لڑکا اور دوسری کے ہاں لڑکی ہے، اوران دونوں نے ایک دوسرے کے بچے کو دودھ پلایا ہے، توان میں سے کون کون ایک دوسرے کے لیے حلال ہو سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کسی عورت نے کسی لڑکی کو اس کے ابتدائی دو سالوں میں واضح طور پر پانچ یا زیادہ بار دودھ پلایا ہو تو یہ لڑکی اس عورت اور اس کے شوہر کی، جس کی طرف عورت کا دودھ منسوب ہے، رضاعی بیٹی بن جائے گی۔ اور پھر اس عورت کی تمام اولاد جو اس شوہر (صاحب اللبن) سے ہو، یا کسی دوسرے شوہر سے بھی ہو، وہ سب اس لڑکی کے رضاعی بہن بھائی بن جائیں گے۔ اور اس صاحب اللبن شوہر کی تمام اولاد، اس دودھ پلانے والی بیوی سے ہو یا دوسری بیویوں سے، وہ اس دودھ پینے والی کے رضاعی بہن بھائی بن جائیں گے۔ اور مرضعہ (دودھ پلانے والی) کے بھائی اس لڑکی کے رضاعی ماموں اور شوہر (صاحب اللبن) کے بھائی اس لڑکی کے رضاعی چچا، مرضعہ کا والد اس کا نانا، اور اس کی ماں اس کی نانی، صاحب اللبن شوہر کا باپ اس لڑکی کا دادا، اور شوہر کی ماں اس کی دادی بن جائے گی۔ کیونکہ محرمات کے سلسلے میں سورہ النساء میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأُمَّهـٰتُكُمُ الّـٰتى أَرضَعنَكُم وَأَخَو‌ٰتُكُم مِنَ الرَّضـٰعَةِ ... ٢٣ سورة النساء

''اور وہ عورتیں بھی حرام ہیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری رضاعی بہنیں بھی۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

يَحرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحرُمُ مِنَ النَّسَبِ

''یعنی رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔'' (صحیح بخاری، کتاب الشھادات، باب الشھادة علی الانساب والرضاع، حدیث: 2502 وصحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم الرضاعة من ماء الفحل، حدیث: 1445۔ سنن النسائی، کتاب النکاح، باب ما یحرم من الرضاع، حدیث: 3301 وسنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب، حدیث: 1937۔)

اور آپ کا یہ فرمان بھی ہے :

لا رضاع الا فی الحولین

''رضاعت وہی معتبر ہے جو (ابتدائی) دو سال کے اندر اندر ہو۔''

اور صحیح مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بیان کرتی ہیں کہ : ''قرآن مجید میں ابتدا میں دس معلوم (واضح) چوسنیوں کا حکم نازل ہوا تھا، جو حرمت کا باعث ہوتی تھیں، پھر انہیں پانچ معلوم چوسنیوں سے منسوخ کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حکم (یا معاملہ) یہی تھا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب التحریم بخمس رضعات، حدیث: 1452 وسنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء لا تحرم المصۃ ولا المصتان، حدیث: 1150۔ سنن النسائی، کتاب النکاح، باب القدر الذی یحرم الرضاعۃ، حدیث: 3309۔) (جامع ترمذی، اور اس حدیث کی اصل صحیح مسلم میں ہے)۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 607

محدث فتویٰ